اخبار امت

کوسووو: یورپ کا دوسرا بوسنیا

عبدالغفار عزیز

جس طرح بوسنیا' مسلمانوں کا مقتل بننے سے پہلے ایک غیر معروف نام تھا' اسی طرح کوسووو بھی' ابھی تک ایک غیر معروف نام تھا۔ لیکن حال ہی میں مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ سے ۲۷ بے گناہ مسلمانوں کی شہادت نے اسے عالمی خبروں کا موضوع بنا دیا ہے۔

۲۰ لاکھ سے زائد البانوی مسلمانوں کا یہ خطہ سربیا کا حصہ ہے لیکن اپنی شناخت اور حقوق کے لیے برسر پیکار ہے۔ اس کے ارد گرد بوسنیا' مقدونیہ' البانیہ' جبل اسود' یونان اور بلغاریہ میں تقریباً ایک کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ ۱۹۱۲ سے پہلے یہ سارا علاقہ مملکت البانیہ کا حصہ تھا جس کا رقبہ تقریباً ایک لاکھ مربع کلومیٹر تک پھیلا ہوا تھا۔ ۱۹۱۲ میں البانیہ کی بندر بانٹ کر کے اس کا رقبہ صرف ۲۸ ہزار مربع کلومیٹر باقی رہنے دیا گیا۔ کوسووو کو مزید چھینا جھپٹی سے متعدد بار اپنے علاقوں سے محروم ہونا پڑا۔ ۱۹۱۳ میں اس کا ۲۲ ہزار مربع کلومیٹر علاقہ سربیا اور جبل اسود کو دے دیا گیا۔ اب کوسووو کا کل رقبہ تقریباً ۱۱ ہزار مربع کلومیٹر بچا ہے۔

کوسووو قدیم زمانے سے ایک خود مختار ریاست رہا ہے۔ خلافت عثمانیہ نے بھی اسے اپنی قلمرو میں شامل کرتے ہوئے اس کی شناخت اور خود مختاری بحال رکھی۔ سابق یوگوسلاویہ کے دستور میں بھی کوسووو (یا کوسووا) کو یوگوسلاویہ کی ایک خود مختار ریاست تسلیم کیا گیا اور دوسری ریاستوں کی طرح اسے بھی یہ قانونی حق دیا گیا کہ وہ جب چاہے اپنا حق خود ارادیت استعمال کر سکتی ہے۔ لیکن جتنی قدیم تاریخ کوسووو کی خود مختاری کی ہے اتنی ہی طویل تاریخ کوسووو پر قبضہ جمانے کی سرب خواہش کی ہے۔ تیرہویں صدی میں سٹیفن میلوٹنی نے "مملکت سربیا" تشکیل دیتے ہوئے کوسووو اور دیگر مسلم علاقوں پر بھی اپنا تسلط قائم کیا تھا اور حالیہ سرب قوم پرست مسیحی اسی تسلط کو اپنے لیے جواز بناتے ہوئے کوسووو پر اپنا حق جتاتے ہیں۔

سربیا نے مسلح کارروائیوں کے ساتھ ساتھ' فلسطین میں یہودی آباد کاری کی طرز پر کوسووو میں سربوں کی آباد کاری کے لیے اقدامات کیے۔ اس غرض کے لیے انھوں نے ۱۹۹۴ میں' کوسووو میں رہایش کے لیے آمادہ سربوں کے لیے مفت مکان اور آسان قرضوں کے لیے' ایک کروڑ ۳۷ لاکھ جرمن مارک کا بجٹ رکھا۔ گذشتہ پانچ برس کے دوران کوسووو میں سرب آباد کاروں کی سہولت کے لیے ایک قانون کے مطابق کسی بھی

البانوی باشندے (یعنی مسلمان) کے ہاتھ جایداد فروخت کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی جبکہ اگر کوئی مسلمان اپنی جایداد فروخت کرنا چاہے تو اسے وظائف اور دوسرے لالچ دیے گئے۔ سربیا کا ماٹو تھا: کوسووو میں آباد کاری ایک مقدس قومی فریضہ ہے۔

کوسووو سے مسلمانوں کو زبردستی بے دخل کرنے کا طویل المیعاد منصوبہ بھی ایک مدت سے جاری ہے۔ اس وقت وہ البانوی النسل مسلمان جو اپنی دھرتی ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر سوئٹزرلینڈ' جرمنی اور آسٹریا میں رہایش پذیر ہو چکے ہیں' ان کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہے۔ ۱۹۹۵ میں ۸۵۴ مسلم خاندانوں کو ان کے گھروں سے زبردستی بے دخل کر کے وہاں کراییناسے آنے والے سربوں کو بسا دیا گیا۔

اس کے علاوہ کوسووو کے مسلمانوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کا کام تیزی سے اور مسلسل جاری ہے۔ اب تک ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد کو ان کی ملازمتوں سے نکالا جا چکا ہے۔ ریاست کوسووو کی فیکٹریوں اور کارخانوں کو پرائیویٹائزیشن کے ذریعے چھینا اور سربوں کے ہاتھ میں دیا جا رہا ہے۔

مسلمانوں کی تہذیبی شناخت کو ختم کرنے کے لیے البانوی زبان میں ریڈیو' ٹی وی کی نشریات بند کر دی گئی ہیں۔ البانوی زبان کے اخبارات بند کر دیے گئے ہیں۔ کوسووو کے تعلیمی اداروں پر سرب انتظامیہ مسلط کر دی گئی ہے۔ حال ہی میں کوسووو کی پرشٹینا یونی ورسٹی میں البانوی زبان میں تعلیم دینے پر پابندی لگا دی گئی جس پر ایک طویل احتجاجی تحریک چلی۔

سربیا کے ان سب اقدامات پر مستزاد اس کا وہ اقدام ہے جس کے ذریعے اس نے کوسووو کی خود مختاری کا حق سلب کر لیا۔ اپنی طویل تاریخ میں ریاست کوسووو کی حیثیت ہمیشہ خود مختاری کی رہی لیکن ۱۹۸۹ میں سربیا نے اپنی افواج کے ذریعے اقدام کرتے ہوئے کوسووو کی خود مختاری ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس اقدام نے آزاد مسلم عوام میں آزادی کی لہر پیدا کر دی اور انھوں نے اپنی صفوں کو منظم کرتے ہوئے ۱۱ ستمبر ۱۹۹۱ کو کوسووو کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ۲۶ سے ۲۹ ستمبر ۹۱ کے ایک بھرپور عوامی ریفرنڈم میں اس اعلان آزادی کی توثیق کی گئی اور مئی ۱۹۹۲ میں عام انتخابات منعقد کرتے ہوئے کوسووو اسمبلی منتخب کر لی گئی۔ ابراہیم روجووا اس کے صدر منتخب ہوئے لیکن سربوں نے انھیں پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے یا حکومت تشکیل دینے کی اجازت نہیں دی بلکہ سرب تسلط برقرار رکھا جس پر انھوں نے جلاوطن حکومت تشکیل دینے کا اعلان کر دیا۔ اسے صرف ریاست البانیہ نے تسلیم کیا۔

ان حقائق کی روشنی میں کوسووو کے حالیہ المیے کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ سرب درندگی و سفاکی کے ساتھ آبادیوں کو تہ تیغ کرتے ہوئے کوسووو کو "عظیم سرب مملکت" کا جزو لاینفک بنانا چاہتے ہیں جیسا کہ سرب صدر سلوبوڈان میلاوچ نے بیان دیتے ہوئے کہا: "اصل مسئلہ کوسووو کے مستقبل کا نہیں ہے کیونکہ کوسووو سربیا کی سرزمین اور اس کا حصہ ہے اور رہے گا۔ اصل مسئلہ' چند دہشت گردوں کا ہے جن کا علاج ضروری ہے"۔

دوسری طرف ۲۰ لاکھ مسلمان ہیں جو اپنی مسلم اور البانوی شناخت اور اپنی آزادی بحال کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۹۱ کے پرامن اعلان آزادی' عوامی ریفرنڈم اور عام انتخابات کے نتیجے میں کوئی کامیابی حاصل نہ کرسکنے کی وجہ سے ان میں مسلح جہاد کا جذبہ بیدار ہو رہا ہے اور کوسووو پارلیمنٹ کے سربراہ ابراہیم رو جووا کی دھیمے مزاج کی پالیسی کے مقابلے میں قدرے تند پالیسی اختیار کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک کوسووو لبریشن آرمی میدان عمل میں ہے جو کوئی نہ کوئی جوابی کارروائی کرتی رہتی ہے۔

تیسری طرف امریکی' یورپی (خاص طور پر فرانس' جرمنی اور یونان) روسی اور چینی قیادت ہے جو کوسووو' البانیہ اور مقدونیہ کے مسلمانوں کو متحد اور مضبوط نہیں دیکھنا چاہتے۔ اس لیے وہ کھلے' چھپے سربیا کی مدد بھی کر رہے ہیں اور اس کے اس موقف کی تائید کر رہے ہیں کہ کوسووو کو "متحدہ سربیا" کا حصہ رہنا چاہیے۔ اسے آزاد ریاست کی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ وہ کوسووو لبریشن آرمی پر دہشت گردی کا لیبل لگاتے ہوئے اسے کچلنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کی تائید حاصل کرنے کے لیے ان پر ہونے والے مظالم کے خلاف بیان بھی دے دیتے ہیں۔

اس تناظر میں یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اگر کوسووو کے مسلمانوں کو کوئی قابل ذکر اخلاقی و سیاسی مدد نہ ملی تو سربیا قتل و غارت کرتے ہوئے آزادی کی اس لہر کو بالکل خاموش کر دینے کی کوشش کرے گا یا اپنے عالمی سرپرستوں کے تعاون سے کوسووو کے برائے نام سیاسی حل کے نام پر اپنے تسلط کو عملاً مضبوط تر بنالے گا۔ لیکن ان دونوں مقاصد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ کوسووو کے مسلمانوں کی وہ بیداری ہے جس کا ثبوت کوسووو کے جلاوطن وزیراعظم کے اس انٹرویو سے مل رہا ہے جو انھوں نے گذشتہ دنوں بوسنیا کے شہر توزلا کے دورے کے دوران دیا۔ پچاس سالہ سرجن ڈاکٹر بویاربو کوشی نے بتایا کہ کوسووو کے عوام بیدار اور ہر طرح کی مزاحمت کے لیے تیار ہیں۔ ہماری سیاسی قیادت نے سیاسی حل کی کوشش کی ہے لیکن یہ وقت میلاوچ اور اس کے ساتھیوں کو مزید تیاری اور مزید ظلم کا موقع دیتا ہے۔ ہم کوئی فوج یا پولیس نہیں رکھ سکتے بلکہ اپنے دفاع کے لیے ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہے۔ ہم پر دہشت گردی کا الزام بالکل ناروا ہے۔ ستر سال کا بوڑھا اپنے گھربار کا دفاع کرے تو کیا اسے دہشت گرد کہا جا سکتا ہے؟ پولیس کی فائرنگ سے شہید ہونے والوں میں بچے اور خواتین بھی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر سربیا کو نہ روکا گیا تو پورے علاقے کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔

ان حالات میں' اصل فریضہ عالم اسلام کا ہے کہ بیدار ہو اور اپنی قوت اپنے بھائیوں کے حق میں استعمال کرے۔ مسئلہ سربوں کا داخلی نہیں ہے' نہ البانوی سرب نسلی مسئلہ ہے' بلکہ مسئلہ وہی ہے کہ مہذب یورپ کے کرتا دھرتا' قلب یورپ میں مسلمانوں کو پنپنے نہیں دینا چاہتے اور وہ کوسووو میں بوسنیا کے طرز پر

ایک دفعہ پھر نسلی صفائی میں تکلف نہیں کر رہے ہیں۔ گھر جلائے جا رہے ہیں، لاشوں کا مثلہ ہو رہا ہے اور خواتین کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں لیکن عالمی ٹھیکے دار سربوں کا ہاتھ پکڑنے کے لیے تیار نہیں۔